Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۹ ذوالقعدہ ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۴ نبوت ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۴ نومبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۵۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مال و دولت کی ناجائز محبت اور دُنیا کی جھوٹی لذّتیں بھی ایک قسم کا جہنم ہیں

جبتک انسان خدا تعالیٰ ہی میں راحت اور اطمینان نہیں پاتا وہ نجات نہیں پا سکتا

"جب تک انسان خدا تعالیٰ ہی میں راحت اور اطمینان نہیں پاتا وہ نجات نہیں پاسکتا کیونکہ نجات اطمینان ہی کا ایک مترادف لفظ ہے۔

مَیں نے بعض آدمیوں کو دیکھا اور اکثروں کے حالات پڑھے ہیں جو دُنیا میں مال و دولت اور دُنیا کی جھوٹی لذّتیں اور ہر ایک قسم کی نعمتیں اولاد احفاد رکھتے تھے جب مرنے لگے اور اُن کو اِس دُنیا کے چھوڑ جانے اور ساتھ ہی اُن اشیاء سے الگ ہونے اور دوسرے عالم میں جانے کا علم ہوا تو اُن پر حسرتوں اور بے جا آرزوؤں کی آگ بھڑکی اور سرد آہیں مارنے لگے۔ پس یہ بھی ایک قسم کا جہنم ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں دے سکتا بلکہ اس کو گھبراہٹ اور بے قراری کے عالم میں ڈال دیتا ہے۔ اس لئے یہ امر بھی میرے دوستوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہیئے کہ اکثر اوقات انسان اہل و عیال اور اموال کی محبت ہاں ناجائز اور بےجا محبت میں ایسا محو ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات اسی محبت کے جوش اور نشہ میں ایسے ناجائز کام کر گزرتا ہے جو اُس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا کر دیتے ہیں اور اُس کے لئے ایک دوزخ تیار کر دیتے ہیں۔ اس کو اِس بات کا علم نہیں ہوتا۔ جب وہ اُن سب سے یکایک علیحدہ کیا جاتا ہے اس گھڑی کی اُسے خبر نہیں ہوتی تب وہ ایک سخت بے چینی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ کسی چیز سے جب محبت ہو تو اس سے جُدائی اور علیحدگی پر ایک رنج اور دردناک غم پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ مسئلہ اب منقولی ہی نہیں بلکہ معقولی رنگ رکھتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ۔ پس یہ وہی غیر اللہ کی محبت کی آگ ہے جو انسانی دِل کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور ایک عبرت ناک عذاب اور درد میں مبتلا کر دیتی ہے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ یہ بالکل سچی اور یقینی بات ہے کہ نفسِ مطمئنہ کے بدوں انسان نجات نہیں پا سکتا۔"

(ملفوظات جلد اول ص۱۱۱، ص۱۱۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ر نبوت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے اور ہر لمحہ اپنی حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ آپ کو فلو کی تکلیف ہو گئی تھی۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عزیزم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ احمدیہ کی والدہ صاحبہ زیادہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے۔ (ابو العطاء جالندھری)

عشرہ وقفِ جدید

متعلقہ عہدیداران و احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ مورخہ یکم فتح / دسمبر سے دس فتح / دسمبر تک "عشرہ وقفِ جدید" منایا جا رہا ہے لہٰذا ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اجتماعی اور انفرادی رنگ میں عشرہ ہذا کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش فرمائیں تا آنکہ اُن کے حلقہ میں چندہ وقفِ جدید سَو فیصد وصول ہو جائے۔ سیکرٹریان وقفِ جدید سے درخواست ہے کہ وہ عشرہ کے اختتام پر اپنی مساعی کی مفصّل رپورٹ ضرور بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق بخشے اور اپنے دینی و دنیوی فضلوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید)

نعتیہ مشاعرہ

۲۰۔ دسمبر بروز ہفتہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں منعقد ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں احمدی شعراء کا نعتیہ مشاعرہ مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۵ء مسجد اقصیٰ میں منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ۔

احمدی شعراء سے درخواست ہے کہ اس موقع کے لئے مدحیہ اشعار تیار کر لیں۔ جن احباب نے اپنے قصائد بھجوا دئے ہیں ان کا شکریہ۔

اگر کوئی شاعر بھائی اس موقع پر نہ پہنچ سکے تو ان کی مرسلہ نظم کے پڑھوانے کا انتظام کیا جاسکے گا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ نبوت ۱۳۵۴ھش
۱۴ نومبر ۱۹۷۵ء

اہلِ یورپ کی تقلید اور اس کی ہلاکت آفرینی

ہم یہ امر واضح کر چکے ہیں کہ فی زمانہ مغربی اقوام ایک طرف مادی ترقی کے لحاظ سے انتہائی بلندی پر پہنچی ہوئی ہیں اور دوسری طرف وہ مذہب اور روحانیت سے اس درجہ بے بہرہ ہیں کہ اپنی اس محرومی اور بے نصیبی کے باعث انتہائی پستی میں اُتری ہوئی ہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو وہ بیک وقت انتہائی ترقی یافتہ بھی ہیں اور انتہائی پسماندہ بھی۔ روحانی اعتبار سے ان کی پستی اور پسماندگی نے ان کی مادی ترقی کو ان کے لئے غیر مفید ہی نہیں بلکہ مہلک بنا کر رکھ دیا ہے حتیٰ کہ وہ دن بدن ہلاکت کی طرف بڑھتی چلی جارہی ہیں۔

ایسی صورت میں اگر دیکھا جائے تو مادی لحاظ سے اُن پسماندہ اقوام کی حالت از حد قابلِ رحم ہے جنہوں نے مغربی اقوام کی نقالی کو ہی ترقی کا زینہ سمجھ رکھا ہے اور جو اندھا دھند ان کی تقلید کرنے میں ہی منہمک ہیں۔ وہ اس حقیقت سے یکسر بے خبر ہیں کہ ایسا کر کے وہ تباہی مول لے رہی ہیں۔ مادی لحاظ سے ترقی کرنا ہرگز بھی مذموم نہیں ہے بلکہ قابلِ ستائش ہے لیکن یہ ترقی مذہبی اور روحانی اقدار کو خیر باد کہہ کر نہیں ہونی چاہیئے۔

اگر مادی ترقی کی خاطر مغربی اقوام کی ہر معاملہ میں اندھی تقلید کو لازمی قرار دیا جائے تو اس کا نتیجہ روحانی موت کی شکل میں ظاہر ہونا یقینی ہے کیونکہ وہ تمام بُرائیاں جو "تہذیب" کے نام پر مغربی اقوام میں پھیلی ہوئی ہیں ان کا نقال قوموں میں در آنا ناگزیر ہو جائے گا۔ ایسی نقالی یقیناً ہلاکت کو دعوت دینے کے مترادف ہوگی۔ اِس وقت صورت یہ ہے کہ اکثر مشرقی اقوام نے مادی ترقی کے لالچ میں مغربی اقوام کی اندھی تقلید کو اس درجہ ضروری خیال کر رکھا ہے کہ وہ انجام کی پرواہ کئے بغیر ان کی ہر بُری بات کو بھی اپناتی چلی جارہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جوئا، شراب، ناجائز جنسی اختلاط، فحاشی اور عریانی میں مبتلا ہو رہی ہیں۔ اور اس امر کے باوجود مبتلا ہو رہی ہیں کہ مذہباً یہ سب باتیں ان کے ہاں ناجائز ہی نہیں بلکہ حرام اور قطعی حرام ہیں۔

بالخصوص اسلام کی طرف منسوب ہونے والی اقوام کے لئے غور طلب بات یہ ہے کہ قرنِ اوّل میں جب انہوں نے ترقی کی تھی اور ہر شعبۂ زندگی میں بامِ عروج پر پہنچ کر اقوامِ عالم پر اپنی برتری کا سکّہ بٹھایا تھا تو کیا انہیں یہ مرتبہ و مقام اُنہی باتوں کو اپنانے کی وجہ سے حاصل ہوا تھا جنہیں مغربی اقوام نے آج "تہذیب" کے نام پر اپنایا ہوا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ان کا دامن اُن تمام بُرائیوں سے پاک تھا جن میں آج مغربی اقوام مبتلا ہیں۔ ان برائیوں سے اُن کا دامن اِس لئے پاک تھا کہ انہوں نے ترقی و عروج قرآنِ مجید پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں حاصل کیا تھا۔ اب بھی اگر مسلمان ترقی کریں گے تو مغرب کی تقلید کے نتیجہ میں نہیں بلکہ قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بنانے کے نتیجہ میں کریں گے۔ جو لوگ اہلِ مغرب کی ترقی کو للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور ترقی کی خاطر ان کی تقلید کو ضروری سمجھتے ہیں وہ انتہائی غلطی خوردہ ہیں اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۶ اگست ۱۹۰۲ء کو ایسے لوگوں پر ان کی غلطی واضح کرنے کی غرض سے یورپ کی موجودہ ترقی کی اصلیت پر سے پردہ اُٹھاتے اور حقیقی ترقی اور حقیقی خوشحالی کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا:۔

"سچی راحت دُنیا کی لذّات سے تب پیدا ہوتی ہے جب تقوٰی ساتھ ہو۔ جو تقوٰی کو چھوڑ دیتا ہے اور حلال و حرام کی قید کو اُٹھا دیتا ہے وہ تو اپنے مقام سے نیچے گر جاتا ہے لندن میں جب ہائیڈ پارک میں حیوانوں کی طرح بدکاریاں ہوتی ہیں اور کوئی شرم و حیاء دوسرے سے نہیں کیا جاتا تو پھر ایک شخص انسانیت کو ضبط رکھ کر دیکھے تو ایسی (یعنی یورپ میں پائی جانے والی نام نہاد) بہشت اور راحت سے ہزار توبہ کرے گا کہ ایسی دیّوث اور بے غیرت جماعت سے خدا بچائے۔ ایسی جماعت کو جو ایسی زندگی بسر کرتی ہے بہشت میں سمجھنا حماقت ہے۔ اصل یہی ہے کہ بہشت کی کلید تقوٰی ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ پر بھروسہ نہیں اُسے سچی راحت کیونکر مل سکتی ہے۔ بعض آدمی ایسے دیکھے گئے ہیں کہ جن کو خدا پر بھروسہ نہ تھا۔ ان کے پاس روپیہ تھا وہ چوری چلا گیا، اس کے ساتھ ہی زبان بند ہوگئی۔ ان (یعنی اہلِ یورپ) کو جو بہشت میں کہا جاتا ہے ان کی خودکشیوں کو دیکھو کہ کس قدر کثرت سے ہوتی ہیں۔ ذرا ذرا سی باتوں پر خودکشی کر لیتے ہیں . . . حقیقت الامر یہی ہے کہ لذائذ کا مزہ تقوٰی سے آتا ہے۔ جو متقی ہوتا ہے اس کے دل میں راحت ہوتی ہے اور ابدی سرور ہوتا ہے . . . . ان "مہذب" ممالک میں اس قدر خودکشیاں ہوتی ہیں کہ جن سے پایا جاتا ہے کہ کوئی راحت نہیں۔ ذرا راحت کا میدان گم ہوا اور جھٹ خودکشی کر لی۔ لیکن جو تقوٰی رکھتا ہے اور خدا سے تعلق رکھتا ہے اسے وہ جاودانی خوشی حاصل ہے جو ایمان سے آتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحات ۳۳۳، ۳۳۴)

یورپ کی اباحتی زندگی کو نعوذ باللہ بہشتی زندگی قرار دینے اور نام نہاد ترقی کی آڑ میں اہلِ یورپ کی تقلید کو ضروری سمجھنے والوں کی غلطی واضح کرنے کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں پر ترقی کی اصل اور حقیقی راہ کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"کوئی مجھ کو یہ بتائے کہ کیا پہلے زمانہ میں جب قوم بنی تھی وہ یورپ کے اتباع سے بنی تھی؟ کیا مغربی قوموں کے نقشِ قدم پر چل کر انہوں نے ساری ترقیاں کی تھیں؟ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ہاں اسی طرح ترقی کی تھی تو بے شک گناہ ہوگا اگر ہم اہلِ یورپ کے نقشِ قدم پر نہ چلیں۔ لیکن اگر ثابت نہ ہو اور ہرگز ثابت نہ ہوگا تو پھر کس قدر ظلم ہے کہ اسلام کے اصولوں کو چھوڑ کر، قرآن کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دنیا کو انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا ایک دنیا پرست قوم کی پیروی کی جائے۔ جو لوگ اسلام کی بہتری اور زندگی مغربی دُنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں" . . . . .

مسلمانوں کی فتوحات اور کامیابیوں کی کلید بھی ایمان تھا۔ صلاح الدین کے مقابلہ میں کس قدر ہجوم ہوا تھا لیکن آخر اس پر کوئی قابو نہ پا سکا۔ اس کی نیت اسلام کی خدمت تھی۔ غرض ایک مدّت تک ایسا ہی رہا۔ جب بادشاہوں نے فسق و فجور اختیار کیا اللہ تعالیٰ کا غضب ٹوٹ پڑا اور رفتہ رفتہ ایسا زوال آیا جس کو اب تم دیکھ رہے ہو۔ اب اس مرض کی جو تشخیص کی جاتی ہے ہم اس کے مخالف ہیں۔ ہمارے نزدیک اس تشخیص پر جو علاج کیا جاوے گا وہ زیادہ خطرناک اور مضر ثابت ہوگا۔ جب تک مسلمانوں کا رجوع قرآن شریف کی طرف نہ ہوگا ان میں وہ ایمان پیدا نہ ہوگا اور یہ تندرست نہ ہوں گے۔ عزّت اور عروج اسی راہ سے آئے گا جس راہ سے پہلے آیا"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۶ تا ۱۵۸)

الغرض مادی ترقی کی خاطر مغربی اقوام کی اندھی تقلید سراسر ہلاکت کی راہ ہے۔ بالخصوص ایسے حالات میں جبکہ مغربی اقوام اپنی بے راہ روی کی وجہ سے ہلاکت کی طرف کھنچی چلی جارہی ہیں۔ ان اقوام کی تقلید کرنا صریحاً خودکشی کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اس آخری زمانہ میں اسی لئے قائم فرمایا ہے کہ وہ اقوامِ عالم کو اسلام کی طرف دعوت دے کر اسلام پر عمل پیرا کرائے اور انہیں ہلاکت سے بچا کر ساحلِ مراد تک پہنچائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم خود مغرب کی تقلید سے دُور رہیں اور قرآنی تعلیم پر کماحقہ، عمل پیرا ہو کر اپنے عملی نمونہ سے دُنیا کو فلاح و نجاح کا راستہ دکھائیں۔ خدا تعالیٰ نے مغربی تہذیب کو مٹانے اور اس کی جگہ اسلامی تہذیب کو رائج کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے اور اس فیصلہ کے نفاذ کے لئے اس نے ہمیں منتخب کیا ہے۔ سو گویا اگر دیکھا جائے تو اُس نے ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر دُنیا کے ہادی اور رہنما بنیں۔ یہ بہت رفیع الشان مقام ہے۔ اپنے اِس مقام کی لاج رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے بالخصوص ان احمدیوں پر اس فرض کو پوری مستعدی اور تعہد کے ساتھ ادا کرنے کی عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو مغربی ممالک میں ایک طرح سے قعرِ دریا میں اُبھرے ہوئے اسلام کے ایک چھوٹے سے جزیرہ پر سکونت پذیر ہیں۔ احمدیت کا ان سے ایک ہی مطالبہ ہے اور وہ یہ کہ دامن تر مکن ہشیار باش! ۔ اور وہ بحمد اللہ تعالیٰ اسے حتی المقدور بہت خوش اسلوبی سے ادا کر رہے ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا جلسہ سالانہ

اہالیانِ ربوہ کے لئے خدمت کرنے اور رضاء الٰہی حاصل کرنے کا موقعہ

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ربوہ)

ہمارا جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے امید ہے کہ احباب جماعت اپنے جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے کے لئے تیاریوں اور دعاؤں میں مشغول ہوں گے جلسہ سالانہ میں حقیقی شمولیت کرنے والے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم دعاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور اس خوش نصیبی کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہی منحصر ہے۔ جس کے لئے ہر مخلص کو دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔

ان ایام میں ساکنین ربوہ کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے دوہرے فضلوں اور رحمتوں کا دروازہ بھی کھولتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات اور فرائض زیادہ تر نوجوانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ اپنے نوجوانوں کو اس جہاد میں پورے ذوق و شوق کے ساتھ بھرپور حصہ لینے کے لئے پہلے سے تیار کریں۔

بعض نوجوان جن کے والدین نے ان کی پوری دینی تربیت نہیں کی ہوتی اپنے فرائض کی بجاآوری میں سستی اور غفلت بھی دکھاتے ہیں جس کی وجہ سے جلسہ کے انتظامات میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ اسلئے اہالیان ربوہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ابھی سے اس امر کی تعلیم و تلقین شروع کریں کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں مرکز میں رہنے والوں کا اپنے آپ کو چوبیس گھنٹے خدمت کے لئے وقف رکھنا ایک عظیم جہاد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کا سفر اختیار کرنا یا اپنے گھر سے نکلنا اپنے اجر و انعام کے لحاظ سے دنیا اور اس کی کل نعمتوں سے بڑھ کر ہے مگر یہ تلقین اور نصیحت انہی کے لئے مؤثر اور محرک ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سچا اور کامل ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔

اولاد کی تربیت کی ذمہ داری سب سے اول والدین پر ہی ہے۔ جو نوجوان قومی و دینی فرائض کے سلسلہ میں اچھا نمونہ پیش نہیں کرتے دراصل وہ خدا تعالیٰ اور اس کے مومن بندوں کے سامنے زبانِ حال سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے والدین نے ہماری تربیت میں غفلت کی ہے یا یہ کہ ہم خود مجرمانہ غفلت کا شکار ہیں۔

پس ضروری ہے کہ اہالیان ربوہ اپنے گھروں میں تلقین کر کے اپنے بچوں کو ایسی قومی خدمت کے لئے پوری طرح سے تیار کریں تا وہ بھی اور ان کی اولاد بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہو۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک قرآن کریم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ کا ذکر فرمایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جب پتہ لگا کہ سرور کونین و سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نسل سے پیدا ہوں گے اور آپ کے استقبال کے لئے ہی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس وادیٔ غیر ذی زرع میں لایا گیا ہے تو ان کو اس بات کی فکر دامنگیر ہوئی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی نسل غفلت اور شامت اعمال سے اپنے اس عظیم شرف کو کھو دے۔ اسلئے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنی نسل کی تربیت کے لئے ایک پروگرام بنایا اور وہ یہ کہ آپ نے باقاعدہ اپنے اہل و عیال کی تبلیغ کے رنگ میں تربیت شروع کی اور خود اپنا نیک نمونہ بھی ان کے سامنے حال سے بھی اور قال سے بھی پیش کیا کہ آپ دین کے لئے اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اس معمول کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس طرح کیا ہے کہ:۔

كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا۔

(سورہ مریم)

کہ حضرت اسماعیلؑ کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنے اہل و عیال کو نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کیا کرتے تھے اور عملی نمونہ کے لحاظ سے بھی وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ وجود تھے۔

احمدی والدین کو اپنی اولاد کی تربیت کے لئے اسی پاک اسوہ پر عمل کرنا چاہیئے اور اپنے بچوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کرتے رہنا چاہیئے۔

صلوٰۃ ہی میں یہ امر آ گیا کہ اپنے پیدا کرنے والے سے اپنا تعلق استوار رکھو اور اس کی عبودیت کا حق ادا کرو اور زکوٰۃ میں یہ امر آ گیا کہ اپنی استعدادوں اور طاقتوں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تمام نعمتوں کو خدا کے دین اور مخلوق کی خدمت میں خرچ کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ اس جلسہ سالانہ کو معمولی جلسوں کی طرح گمان نہ کریں۔ نیز فرمایا کہ یہ وہ امر ہے جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔

پس اس جلسہ میں شمولیت کرنے والے اور خدمات بجا لانے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم فضلوں کے وارث ہوتے ہیں اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی دعاؤں سے اپنے اخلاص اور نیات کے مطابق حصہ پاتے ہیں اور یہ بہت بڑی خوش نصیبی ہے۔ جس کو بھی اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔ اسی کے لئے دور دراز جگہوں سے میلوں کا سفر

اور جو شخص اور جس کی اولاد اس کی تربیت کے نقص کی وجہ سے ان برکات سے محروم رہے وہ بہت ہی بدقسمت انسان ہے۔ خدا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان حقائق کے سمجھنے کی توفیق دے اور خدا اور اس کے رسولؐ کی باتوں پر پورا پورا ایمان اور یقین عطا کرے۔ کیونکہ بغیر یقین کے عملی حرکت پیدا نہیں ہوا کرتی۔

چاہیئے کہ مخلصین جماعت ابھی سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں شروع کر دیں کہ وہ انہیں اور ان کی اولاد کو جلسہ سالانہ کی عظیم برکات سے محروم اور شقی نہ رہنے دے۔

ربوہ سے تعلق رکھنے والے بعض ایسے نوجوان بھی ہیں جو گذشتہ سال تک ربوہ میں مقیم ہونے کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیاں ادا کرتے رہے ہیں۔ لیکن امسال وہ ربوہ سے باہر جا کر دوسرے کالجوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ ایسے نوجوانوں کو سالہا سال تک جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیاں ادا کرنے کی وجہ سے ان فرائض کی بجاآوری کی خوب مشق ہوتی ہے ان کو بھی چاہیئے کہ گو وہ اب ربوہ سے باہر رہتے ہیں مگر جلسہ کے دنوں میں وہ ربوہ نذر آئیں اور ربوہ کے مستقل ساکن ہونے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو میزبان ہی سمجھیں انہیں چاہیئے کہ ابھی سے اپنے آپ کو افسر صاحب جلسہ سالانہ کی خدمت میں بطور والنٹیئر پیش کر دیں اور جلسہ کے موقعہ پر اپنی ڈیوٹی لگوائیں جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانان کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے میزبان ہوتے ہیں۔ تمام احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اولاد ہونے کی وجہ سے آپ کے میزبانی کے فرائض میں بطور معاون شریک ہیں اسلئے آنے والے مہمان بھی ہیں اور میزبان بھی جو شخص بھی جلسہ کے موقعہ پر حق میزبانی ادا کرتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی کنبہ سے متعلق ہونے کی وجہ سے ہی ایسا کرتا ہے۔ اسلئے تمام وہ نوجوان جن کے اصل گھر ربوہ میں ہیں اور حصول تعلیم کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے وہ جلسہ کے دنوں میں باہر سے آتے ہیں ان کو بھی چاہیئے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس میزبانی میں بطور معاون شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضا کو حاصل کریں۔

جلسہ سالانہ پر مختلف فرائض ادا کرنے والوں کو یہ امر بھی بخوبی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم جماعت احمدیہ کے افراد ایک روحانی ڈسپلن میں پروئے ہوئے ہیں اور ہم نے اپنے دلوں پر اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے فرزند جلیل حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی روحانی حکومت کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہونے کے لئے ہی قبول کیا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم ڈسپلن کا وہ نمونہ دکھائیں جس کی نظیر دنیوی نظاموں حکومتوں اور فوجوں میں نہیں ملتی اور نہ مل سکتی ہے کیونکہ جس بدلہ اور اجر کا اللہ تعالیٰ نے اس ڈسپلن کی اطاعت کے لئے ہم سے وعدہ کیا ہے وہ بہت ہی عظیم الشان اور دائمی ہے۔

پس ان دنوں میں جو ہنگامی خدمت کے ایام ہیں ہر کارکن اور خادم جلسہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے افسران اور ناظمین اور منتظمین کی ہدایات کی پوری پوری اطاعت کریں۔ تا ہماری کسی لغزش یا غفلت کی وجہ سے قومی کام میں کوئی نقصان نہ ہو۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام فرائض کی بجا آوری کے لئے ہم سب کے دلوں میں ایک جوش ایمان پیدا کر دے۔ اور ان تمام کاموں کو ہمارے لئے آسان کر دے اور ہر کام کو خیر و خوبی کے ساتھ انجام دینے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے اور آخر میں محض اپنے فضل سے ہماری حقیر خدمات کو شرف قبولیت جگہ دے اور ہم سب کو اپنے عظیم فضلوں کا وارث کرے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

وَآخِرُ کَلِمَتِنَا حَمْدٌ وَّشُکْرٌ لِرَبٍّ مُحْسِنٍ ذِی الْاِمْتِنَانِ

درخواستِ دعا

خاکسار کے والد محترم چوہدری برکت علی صاحب چک نمبر ۵۰۵ گ ب ضلع لائل پور بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا بخشے۔ اور ان کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت قائم رکھے (حفیظ احمد شاہد مربی سلسلہ [illegible])

یادِ رفتگان

مکرم مہاشہ ملک فضل حسین صاحب مرحوم

مکرم ملک محمد صدیق صاحب داتا نگر بادامی باغ لاہور

میرے والد مہاشہ ملک فضل حسین صاحب مرحوم جو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم اور ملک و ملت کے نامور مصنف تھے اس جہان فانی سے ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ کو کراچی میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم اپنے پیچھے بہت سی یادیں چھوڑ گئے ہیں جو ان سے تعلق رکھنے والوں کو اکثر یاد آیا کریں گی۔ مجھے قادیان کا نقشہ یاد آ گیا۔ ہر وقت چائے کا دور۔ مسکراتا ہوا چہرہ۔ بات چیت میں مزاح کا پہلو۔ چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ بائیں طرف فالج کے دو شدید حملے بھی ہو چکے ہیں پھر بھی ارد گرد کتابوں اور مسودوں کا ڈھیر ہے جو بھی ملاقاتی آیا مسکراتا ہوا پایا۔ بات چیت میں کوئی نہ کوئی پہلو مزاح کا نکال ہی لیتے تھے۔ اس پر ان کی برق رفتار چال۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کسی انتہائی ضروری کام سے جا رہے ہیں ایک دفعہ لاہور میں فضل عمر ہسپتال میں داخل تھے تو ان کے معالج مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے ذکر کیا کہ مجھے آج تک نہیں بھولتا کہ مہاشہ صاحب بلکہ پورا دیوان سے جب گھر واپس جا رہے ہوتے تو ان کے ہاتھ میں کوئی نہ کوئی کتاب ضرور ہوتی تھی تیز رفتار چال کے ساتھ ساتھ کتب کا مطالعہ بھی جاری ہوتا تھا۔ ربوہ میں جب تک رہائش رہی اور چلنے پھرنے سے معذور نہ تھے یہی حال رہا۔ سادگی۔ زندہ دلی انکساری اور خاکساری ان کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ میں آج بھی حیران ہوں کہ خلافت ثانیہ کے ۵۰ سالہ دور میں جس میں ۲۴ سالہ فالج زدہ طبیعت رہی اس شخص نے لاکھوں صفحوں کے مسودے عرق ریزی کے بعد چھوٹی بڑی (کتب رسالے ٹریکٹ وغیرہ) ۷۰ کتابیں کس طرح لکھ ڈالیں اور مرتے دم تک کراچی ہسپتال میں کتابوں نے ان کا ساتھ نہ چھوڑا۔ غالباً یہ سب جذبہ ایمانی۔ حب الوطنی۔ خلیفہ وقت کی دعاؤں اور تائید غیبی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ ایں سعادت بزور بازو نیست ...

بچپن کے مختصر حالات

والد صاحب محترم ۱۹۰۰ء میں لاہور میں کوچہ چابک سواراں میں ایک معزز کاروباری خاندان میں پیدا ہوئے ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات لاہور میں ہوئی اُس وقت آپ ۸ سال کے تھے۔ ۱۹۰۸ء میں ان کی والدہ صاحبہ کو طاعون ہو گئی اور ان کا فوری انتقال ہو گیا۔ ۱۹۰۹ء میں والد صاحب بھی طاعون کی زد میں آ گئے مگر جلد صحتیاب ہو گئے۔ بیان کیا کرتے تھے کہ شاید مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونا میرے مقدر میں تھا اس لئے میں اس موذی مرض سے جلد شفا پا گیا اور اسی وجہ سے ان کی نانی صاحبہ ان سے از حد محبت اور شفقت سے پیش آتی تھیں مگر ہمارے دادا صاحب والد صاحب کو ان سے بعض خاندانی رنجشوں کی وجہ سے ملنے نہ دیا کرتے تھے مگر وہ گاہے گاہے گلی محلہ میں کھیلتے ہوئے انہیں پکڑ کر ساتھ ہی ایک ہمسائے کے گھر میں جہاں وہ عارضی طور پر رہائش پذیر تھیں لے جاتی تھیں اور ایک پوٹلی کھول کر دکھایا کرتی تھیں کہ یہ میرے جواہرات ہیں جو میں تمہاری بیوی کو دوں گی۔ دادا صاحب نے نگرانی اور سخت کر دی اور پھر اُن سے ملنے نہ دیا۔ بعد میں انکا انتقال ہو گیا اور جہاں وہ رہتی تھیں ان لوگوں نے وہ تمام نادر اشیاء ہضم کر لیں۔ شفیق والدہ کے ساتھ ساتھ دوسری مشفق ہستی بھی چل بسی جن کا والد صاحب کو بہت رنج تھا۔ دادا صاحب نے دوسری شادی کر لی اور اس طرح بچپن میں ہی ماں باپ کے پیار سے محروم ہو گئے دادا صاحب ملک محمد حسین صاحب مرحوم کے شاگردوں میں حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ والے بھی تھے ان کی تبلیغی کوششوں سے دادا صاحب نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی بیعت غالباً ۱۹۱۱ء میں کر لی اور والد صاحب کو بھی تحریک کی مگر آپ اسی ضد پر قائم رہے کہ خود مطالعہ کر کے ہی بیعت کروں گا۔

اسی اثنا میں والد صاحب کے کچھ دوست حکیم علی محمد صاحب مرحوم (موجد مرہم عیسیٰ قادیان والے) اور شیخ فضل کریم صاحب مرحوم نے ان کو سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا اور زبانی بھی تبلیغ شروع کر دی جس کے نتیجہ میں والد صاحب ۱۹۱۵ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ۱۵ سال کی عمر میں شامل ہو گئے گھر والوں کو علم ہوا تو وہ بہت ناراض ہوئے اور بہت مارا پیٹا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور مجبور کیا کہ واپس اپنے آباء و اجداد کے پرانے مسلک پر آ جائیں مگر انہوں نے کہا کہ اب میں نے کافی غور و خوض کے بعد یہ قدم اٹھایا ہے جو پیچھے نہیں ہٹ سکتا اس پر والد صاحب بیان کرتے تھے کہ انہوں نے مجھے اس قدر مارا کہ میری کمر پر اب تک اس مار کے نشان موجود ہیں وہ مارتے جاتے تھے اور میں کہتا جاتا اور مارو اور مارو مجھے لذت حاصل ہو رہی ہے۔ رات کے دس بجے والد صاحب نے صحن کے دروازہ کی کنڈی کھولی اور گھر سے اللہ کا نام لے کر نکل پڑے گھر سے نکلنے سے پہلے خواب دیکھا کہ کشمیری بازار میں حبیب اللہ کی کتابوں کی دکان ہے اس کے اوپر کی طرف انگیٹھی میں کچھ کاغذات تھے وہ ایک کتاب کا مسودہ تھا جس کا نام "سرمہ چشم آریہ" لکھا ہوا تھا۔ میں وہ مسودہ لے کر اوپر کی طرف جا رہا ہوں اور چھت پر پہنچ گیا ہوں وہاں خلقت کا ایک ہجوم ہے جو مجھے دیکھ کر مبارک ہو مبارک کی آوازیں لگانے لگ پڑا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ کچھ عرصہ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں قیام کیا اور پھر مولانا غلام رسول صاحب راجیکی مرحوم۔ میاں معراج دین صاحب مرحوم اور ڈپٹی محمد شریف صاحب مرحوم وغیرہ کی تعارفی چٹھیاں لے کر قادیان تشریف لے گئے اور حضرت مصلح موعودؓ کی دستی بیعت کر کے دیار مسیح میں دھونی رما کر بیٹھ گئے اور پھر کبھی واپس گھر جانے کا نام نہ لیا۔ (باقی)

وقفِ جدید کے خصوصی معاونین میں شامل ہوں

وقفِ جدید سلسلہ کی ایک اہم تحریک ہے ایسے احباب ثروت جن کو خدا تعالیٰ نے فراخی عطا فرمائی ہے وقف جدید کے خصوصی معاونین میں شمولیت فرما کر خدا تعالیٰ کے خصوصی انعامات کے وارث بنیں۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۲۴۱

میں سید نور مبین شاہ ولد ڈاکٹر سید مصدق احمد شاہ صاحب قوم سید۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن بدین سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد سید نور مبین شاہ پاک ۲۴۶۱۲۳ ایریمین میس پی۔ اے۔ ایف بدین سندھ۔

گواہ شد۔ شریف احمد صدیقی وصیت ۱۷۸۹۷ بدین، سندھ۔

گواہ شد۔ منیر احمد بھٹی وصیت ۱۷۵۸۸ بدین، سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۲۴۲

میں رحمت اللہ شاکر ولد حبیب اللہ صاحب قوم چیدڑہ پیشہ تجارت عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۳ء۔ ساکن سنت نگر لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان ایک جس میں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ کل قیمت اندازاً ۸۰۰۰/ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۰/- روپے ماہوار آمد بصورت پھیری ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ رحمت اللہ شاکر مکان ۲۱۳ گلی ۲ سنت نگر لاہور۔

گواہ شد۔ ملک عبد اللطیف ستکوہی ولد مشتاق علی صاحب کرشن نگر لاہور۔

گواہ شد۔ الطاف حسین ولد عنایت محمد صاحب وصیت ۸۶۸۹ ۸۰۷۔ D ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۲۴۳

میں خورشید عالم ولد راجہ فضل الرحمن صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال۔ بیعت ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۴ء ساکن چکوال ضلع جہلم۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۵/ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ خورشید عالم معرفت مسجد احمدیہ چکوال ضلع جہلم۔

گواہ شد۔ سید منصور احمد بشیر ولد سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال۔

گواہ شد۔ دلاور خان ولد محمد یسین صاحب چکوال۔

مسل نمبر ۲۲۲۴۴

میں عذرا ناہید بنت حکیم عبد الرزاق صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد زیور چاندی سیٹ بازاری قیمت ۵۵/- روپے (پچپن روپے)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عذرا ناہید ۶/ ملک میڈیکل ہال شیخوپورہ شہر۔

گواہ شد۔ حکیم مرغوب اللہ خلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ شہر۔

گواہ شد۔ حکیم عبد الرزاق ولد حکیم محمد عبد الجلیل صاحب شیخوپورہ شہر۔

مسل نمبر ۲۲۲۴۵

میں قیصر یاسمین بنت شیخ حفیظ الرحمن صاحب فاروقی۔ قوم پنجابی شیخ پیشہ طالب علم۔ عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۵/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی ایک انگوٹھی وزنی ۳ ماشہ مالیتی ۱۲۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت اسکالرشپ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ قیصر یاسمین دار الامن 3F-5/9 ناظم آباد۔ کراچی ۵۔

گواہ شد۔ قریشی مطیع الدین احمد سیکرٹری مال۔ ناظم آباد۔ کراچی ۵۔

گواہ شد۔ حفیظ الرحمن فاروقی (والد موصیہ) ناظم آباد۔ کراچی ۵۔

مسل نمبر ۲۲۲۴۶

میں رشیدہ اختر زوجہ عبد الرشید صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن گوجرانوالہ حال ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۹ تولے مالیتی ۵۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رشیدہ اختر زوجہ عبد الرشید صاحب دار الرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ نعیم الدین۔ نعیم جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ۔

گواہ شد۔ حمید اکمل قریشی۔ قریشی جنرل سٹور۔ گولبازار ربوہ۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار عرصہ سے مختلف پریشانیوں اور مصائب و آلام میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے نجات بخشے۔ آمین

(محمد عبد اللہ مدرس بھوانہ ضلع جھنگ)

۲۔ مکرم چوہدری عبد الرزاق صاحب دولت پور ضلع لائل پور کو جو تحریک کے معاونین خصوصی میں سے ہیں آج کل بعض مشکلات درپیش ہیں احباب سے ان مشکلات کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

وکیل المال اوّل

تحریک جدید۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء فضلوں کے ساتھ گزرتا ہے

مگر افسوس ہے کہ اس کے باوجود لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے خالی رہتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں سورہ الشعراء کی آیت لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں اتنی وسیع ہیں کہ اگر انسان غور کرے اور سوچے تو اُسے معلوم ہو کہ ہر قدم جو انسان اُٹھاتا ہے، ہر لمحہ جو انسانی زندگی پر گزرتا ہے، ہر ساعت جو اُس پر آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء فضلوں اور اُس کی بے انتہاء برکات کو اپنے ساتھ لے کر آتی ہے اور پھر اگر انسان اُور زیادہ غور کرے تو اُسے معلوم ہوگا کہ سارا جہان اس کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ اور دن رات اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے وہ حصہ پا رہا ہے۔ ہر پاؤں جو وہ لمبا کرتا ہے، ہر آنکھ جو وہ جھپکتا ہے، ہر آواز جو وہ سنتا ہے، ہر تھوک جو وہ نگلتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کا ہی نتیجہ ہے ورنہ خود انسان میں یہ کہاں طاقت تھی کہ وہ ایسا کر سکتا۔ اگر ڈاکٹر ہائیڈرو کلورک ایسڈ پلا پلا کر انسان کی قوتِ ہضم کو درست کرتے تو وہ چند دنوں کے اندر اندر مر جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ایک ایسی مشین لگا دی ہے کہ جونہی کوئی دوا استعمال میں آتی ہے وہ مختلف قسم کی تبدیلیوں کے بعد اُسے انسانی خون میں شامل کر دیتی ہے اور پھر خون اُس غذا کو لے کر فوراً دل میں پہنچتا ہے جہاں اُس کی صفائی کے لئے اُسے پھیپھڑوں میں سے گزارا جاتا ہے۔ پھر صاف شدہ خون دل کے بائیں حصہ میں آنے کے بعد ایک بڑی رگ کے ذریعہ دل سے باہر نکلتا ہے جو آگے چل کر دو حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ ایک حصہ سر کی طرف خون لے جاتا ہے اور دوسرا حصہ دل کے مقام سے نیچے حصہ کی طرف خون لے جاتا ہے اور اس طرح ہر عضو اپنی اپنی ضرورت کے مطابق غذا حاصل کر لیتا ہے۔ مثلاً دماغ کے وہ اعلیٰ حصے جو عقل اور شعور کے مرکز ہیں وہ اس سے اپنی غذا لے لیتے ہیں اور جسم کے مختلف اعضاء کو حرکت میں لانے والے مراکز اپنی غذا لے لیتے ہیں۔ اسی طرح آنکھ، کان، ناک، زبان اور دوسرے اعضاء اپنی غذا لے لیتے ہیں۔ غرض ایک عظیم الشان نظام ہے جو زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جاری کیا ہوا ہے۔

لوگ کارخانے دیکھتے ہیں تو تعجب کرتے ہیں۔ چکیوں کو دیکھتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں کہ یہ کس طرح آٹا پیس رہی ہیں۔ مگر انہیں کبھی احساس نہیں ہوتا کہ ان تمام مشینوں سے ایک بڑی مشین اللہ تعالیٰ نے خود انسانی جسم کے اندر پیدا کر رکھی ہے جو پیس بھی رہی ہے، جو صاف بھی کر رہی ہے، جو طاقت بھی پہنچا رہی ہے۔ جس طرح بعض مشینیں ایسی ہوتی ہیں جو میدہ الگ نکالتی جاتی ہیں اور سبوس الگ نکالتی جاتی ہیں اسی طرح انسانی جسم میں اللہ تعالیٰ نے جو مشین بنا رکھی ہے اُن میں سے کوئی خون صالح پیدا کرتی ہے کوئی عقل کو طاقت دیتی ہے، کوئی سمع کو طاقت دیتی ہے، کوئی بصر کو طاقت دیتی ہے، کوئی قوتِ گویائی کو طاقت دیتی ہے۔ غرض ایک نظام ہے جو انسان کے اندر دن رات کام کر رہا ہے۔ اور بیسیوں چیزیں ہیں جو اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ اُن میں سے کوئی انسانی حُسن کو طاقت دیتی ہے، کوئی قوتِ شامہ کو طاقت دیتی ہے، کوئی اعصاب کو طاقت دیتی ہے۔ اسی طرح انسانی دماغ میں مختلف قسم کے ڈیپارٹمنٹ بنے ہوئے ہیں۔ اتنے بڑے ڈیپارٹمنٹ دنیوی گورنمنٹوں میں بھی نہیں ہوتے جتنے انسانی دماغ میں اللہ تعالیٰ نے بنائے ہوئے ہیں۔ مگر انسان کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے کیا کیا احسانات ہو رہے ہیں۔ وہ اندھے کی طرح گزر جاتا ہے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہمیشہ خالی رہتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صـ ۲۰۹ تا صـ ۲۱۰)

وقفِ عارضی کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ:-

"وقفِ عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضاکارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن کریم سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جُوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھ لیں اور دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔" (خطبہ جمعہ الفضل ۱۴؍ مئی ۱۹۶۹ء صـ ۳)

احباب کو چاہیئے کہ وقفِ عارضی کی بابرکت تحریک میں کثرت سے حصہ لیکر تعلیم قرآن کریم کے نظام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

نمایاں کامیابی

امریکہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ایک درجن احمدی Ph.D ڈاکٹرز موجود ہیں اب اس میں ایک اور قابلِ قدر اضافہ ہوا ہے۔ عزیز مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب ایم۔اے بزنس ایجوکیشن (پنجاب) جنہوں نے پہلے یہاں سنسناٹی (Cincinnati) یونیورسٹی میں ایم۔اے (ریاضی) کیا۔ اب انہوں نے اسی یونیورسٹی سے سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد Adult Vocational (Technical) ایجوکیشن میں ڈاکٹریٹ بھی حاصل کر لی ہے۔ آپ محترم مولوی سلطان محمود صاحب شاہد مربی سلسلہ کے بھائی ہیں اور اوہایو سٹیٹ میں محکمہ Rehabilitation & Correctional میں ایک ممتاز عہدہ پر مامور ہیں۔ آپ سلسلہ سے دلچسپی رکھنے والے مخلص احمدی نوجوان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی سلسلہ کے لئے مبارک کرے۔

(محمد ابراہیم۔ مبلغ مڈویسٹ سرکل۔ امریکہ)

اعلان بقایاجات لجنہ اماء اللہ

جن لجنات کے ذمہ تاریخ لجنہ جلد دوم، سوم اور مجلہ اردو و انگریزی کے بقایاجات واجب الادا ہیں براہ مہربانی جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۹؍ نومبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد النصرت دارالرحمت وسطی میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے میرے لڑکے عزیز بشارت محمود سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزہ ثروت اسلام بنت مکرم عبدالرشید صاحب (آف شارجہ) دارالرحمت وسطی ربوہ سے مبلغ ۔/۴۰۰۰ روپے مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

فضل الدین (آف کویت)
دارالرحمت وسطی ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے
اس میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴